Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵	منگل ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۲۴ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۲۴ اپریل ۱۹۹۰ء	نمبر ۹۴

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت فضل عمر، بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ۔ کی صحت آنکھ کا آپریشن ہونے کے بعد سے ناساز ہے اس آنکھ میں انفکشن کی وجہ سے نظر نہیں آرہا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں محترمہ صاحبزادی صاحبہ کیلئے دعائیں کریں۔ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے شفاء کامل عطا کرے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔

ارشادات عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اس پر نتیجہ مرتّب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ سعی کرنا، مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے۔ اس پر پاک کرنا، استقامت بخشنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ بھلا جو شخص جلدی کرے گا کیا اس طریق پر وہ جلد کامیاب ہو جائے گا؟ یہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا۔ آخر اس پر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے۔ زمیندار بیج بو کر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ اس کا انتظار کرتا ہے۔ بچّہ بھی نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچّہ پیدا ہو جاوے تو لوگ اسے بیوقوف کہیں گے یا نہیں؟ پھر جب دنیوی امور میں قانونِ قدرت کو اس طرح دیکھتے ہو تو یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقّت کے کامیاب ہو جاوے۔ جس قدر اولیاء، ابدال، مرسل ہوئے ہیں انہوں نے کبھی گھبراہٹ اور بزدلی اور بے صبری ظاہر نہیں کی وہ جس طریق پر چلے ہیں اسی راہ کو اختیار کرو اگر کچھ پانا ہے۔ بغیر اس راہ کے تو کچھ حل نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۱۵)

ایمان والا زمین و آسمان کی ہر چیز سے سبق حاصل کرتا ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو)

ہر (ایمان والے) کو خیال کرنا چاہیئے کہ کیا ان سے اسے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو کیا اندر کے گند اور عیب چھپانے کی کوشش کرتا ہے اور جب روزہ رکھتا ہے تو باہر کے گند اندر داخل ہونے سے روکتا ہے۔ اگر وہ اندر سے گند باہر نہیں نکالتا تو صحیح معنوں میں نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح اگر باہر کے گندوں کو اندر داخل ہونے سے روکتا ہے تو صحیح معنوں میں روزہ دار کہلا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ نہیں تو وہ سمجھ لے کہ وہ بھوکا پیاسا رہا ہے نہ کہ اس نے روزے رکھے ہیں۔ ایمان والے کو ہر پہلو پر غور کرنا چاہیئے۔ اس کی نماز اور روزے دکھاوے کے طور پر نہیں ہونے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ کسی کو بھوکا پیاسا رکھے۔ جبکہ اس نے انسان کو کھانے پینے والا بنایا ہے۔ صرف سبق دینے کے لئے اس سے روزے رکھواتا ہے اسی طرح ہمارے وضو کرنے سے اسے کیا فائدہ ہے۔ انسان کی روحانی اصلاح اور ترقی کے لئے اس نے یہ حکم دیئے ہیں۔ اگر ہم ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے جو نماز اور روزہ کو باطل کر دیتی ہیں تو روحانیت حاصل نہیں کر سکتے (۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔) ہمیں ہر بات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ لکھا ہے ایک ولی اللہ کا جاتے جاتے گھوڑا اڑ گیا۔ کسی نے گھوڑے کو برا بھلا کہنا شروع کیا تو انہوں نے روک دیا کہ اس طرح نہ کہو اور کہا معلوم ہوتا ہے مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے اور میں نے اپنے مالک کی کوئی نافرمانی کی ہے اسی وجہ سے گھوڑا مجھ سے اڑنے لگا ہے تو رستہ چلتا ہوا بھی سبق حاصل کرتا ہے درختوں کے پتے، گھاس کے تنکے، جھاڑیوں کے کانٹے اور پرندوں کی آوازیں بھی اسے سبق سکھاتی ہیں۔ غرض زمین و آسمان کی ہر چیز سے سبق حاصل کرتا ہے۔

○ مکرم خالد احمد صاحب شمس مربی سلسلہ کی بیٹی منزہ نصرت لنڈن میں زیر علاج ہے

○ مکرم محمد ظہیر الدین احمد صاحب لاہور کی اہلیہ صاحبہ جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ملک عبدالوحید سلیم صاحب لاہور کی اہلیہ فالج شوگر اور بلڈ پریشر کے باعث علیل ہیں۔ نظر بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

○ مکرم ملک منور احمد صاحب ابن ملک حبیب الرحمٰن صاحب ٹانگوں میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالسلام صاحب (لاہور) تین ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عزیز احمد صاحب طاہر (کراچی) کی ٹانگ میں ایکسیڈنٹ کے بعد راڈ ڈالا گیا تھا جسے اب اپریشن کے ذریعہ نکالا جا رہا ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

○ مکرم عبدالکریم صاحب قدسی کی والدہ محترمہ سردار بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم مستری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھیوہ ضلع شیخوپورہ) مورخہ ۸ اپریل ۱۹۹۰ء بروز اتوار شاہدرہ لاہور میں انتقال کر گئیں۔ ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔ آپ کا جنازہ اگلے روز ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جو مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے ۳ بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر :۔ آغا سیف اللہ ، پرنٹر :۔ قاضی منیر احمد
مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت :۔ دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ ، شہادت ۱۳۶۹ ہش ۲۴ ، اپریل ۱۹۹۰ء

ماحول کی صفائی

کپڑے صاف ستھرے ہوں ، دل سے خوشیاں پھوٹ رہی ہوں ، تو ایک ذرا سی گندگی بھی کوفت پیدا کرتی ہے ۔ جی چاہتا ہے کہ جس طرح ہم صاف ہیں اسی طرح سب لوگ اور سب جگہیں صاف ہوں ۔ دل خوش ہے ۔ آنکھیں بھی خوش ہوں ۔ اور جب آنکھیں بھی خوش ہوں تو دل کی خوشی اور بھی بڑھ جاتی ہے ۔

آئیے ہم اپنے گھروں کو ۔ اپنے محلوں کو ۔ اپنے شہروں کو صاف کریں اور صاف رکھیں اور اب جبکہ کہ ایک بہت بڑی خوشی کا موقعہ آ رہا ہے تو ہمیں چاہیئے کہ ایک مہم کی طرح زور لگا کر اپنے ارد گرد کی ہر جگہ کو صاف کریں ۔ اور آنکھوں کی خوشی کا سامان مہیّا کریں ۔ یہ بات نہ صرف آنکھوں کی خوشی کا باعث ہے بلکہ ہماری صحت سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے ۔

گھروں سے نکلنے والی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں سے پانی کو اِدھر اُدھر بہہ کر گندگی کا باعث نہ بننے دیں ۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو ایسی پھیلی ہوئی نالیوں کے گند سے اپنے کپڑوں کو بچا نہیں سکتے اور جب ان کے کپڑے آلودہ ہو جاتے ہیں تو طبعی طور پر وہ گھر والوں پر غصّہ نکالتے ہیں ۔ اور ہلکی سی درشت بات کر انہیں مخاطب ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اتنا بھی خیال نہیں رکھتے گھر سے پانی باہر تو نکال دیا ہے لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ پانی کس طرح پھیل رہا ہے ۔ اور گندگی کا باعث بن رہا ہے ۔ اس ٹوٹی ہوئی نالی کو اگر ٹھیک کر لیا جائے تو گھر کا ماحول بھی اچھا لگے اور اس کے پاس سے گزرنے والے بھی پریشان نہ ہوں ۔

اسی طرح گھروں سے اکٹھا کیا ہوا گند اگر ہم ہر کھلی جگہ پر پھینکنا شروع کر دیں تو کس طرح ساری گلی ۔ سارا محلہ اور سارا شہر گندہ لگنے لگتا ہے اس کوڑے کرکٹ کو گھر میں گڑھا کھود کر دبایا بھی جا سکتا ہے ۔ اسے جلایا بھی جا سکتا ہے ۔ اور اسے گھروں سے دور کسی ایسی جگہ پر بھی پھینکوایا جا سکتا ہے جہاں یہ شہر کی گندگی کا باعث نہ ہو ۔

ایک بہت بڑی خوشی کا دن قریب ہے ۔ آئیے ہم صفائی کی مہم چلائیں ۔ اور کچھ نہیں تو اپنے اپنے گھر کا ماحول تو صاف کریں ۔

نفرت گناہ سے ہے گنہگار سے نہیں
لگتا ہے زخم ہاتھ سے تلوار سے نہیں
یوں تو کسی سے بھی نہیں شکوے گلے مگر
منصف سے ہوں تو ہوں رسن و دار سے نہیں

ابوالاقبال

"آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے"

دیدہ و دل بھی خرد بھی نطق بھی موجود ہے
آدمی میں آدمیّت کس لئے مفقود ہے

نوعِ انسانی کو لے آئی کہاں تہذیبِ نو
ذہن پر زن حکمراں ہے اور زر معبود ہے

دَورِ حاضر کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر گئی
رنگ و رونق کی دھنک دل پر مثالِ دُود ہے

حُسن کی محفل ہے آدابِ حیا سے بے خبر
عزّت و ناموس و غیرت کی فضا نابود ہے

کون اب آبِ صداقت سے نکھارے گا اسے
جس ردائے شوق کا باطل ہی تار و پود ہے

ہیں زمیں پر زلزلے ، سیلاب ، طوفاں ، آندھیاں
عرش پر ذکرِ شہود و شاہد و مشہود ہے

حُرمتِ کعبہ پہ ہے ناپاک نظروں کا ہجوم
تاک میں پھر ابرہہ کی سعیٔ نامسعود ہے

آج پھر یا رب کسی گلزار کی تخلیق کر
"آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے"

عبدالمنان ناہید

عطیہ برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے ان مستحقین کی تعداد کافی ہے ۔ اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصّہ لیتے ہیں ۔ لہٰذا احمدی مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخ دلی سے حصّہ لیں ۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۴۵۵۰ / ۳-۱۳۴ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں ۔

صدر کمیٹی امداد گندم مستحقین دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا کوئین الزبتھ ثانی کانفرنس سنٹر لندن میں ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء کو ایک نہایت اہم لیکچر

حضرت امام جماعت کا خطاب

یہ ہال یورپ کے تمام ہالوں میں سے بہت زیادہ باوقار مانا جاتا ہے۔ احمدیہ جماعت کے افراد کے علاوہ دیگر بہت سے عمائدین نے اس خطاب میں شرکت کی۔ حاضرین کی کل تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ خطاب کا موضوع "دینِ حق۔ موجودالوقت مسائل کا کیا حل پیش کرتا ہے"۔ تھا۔ حضور انور کا یہ خطاب انگلستان کی احمدیہ جماعت کے جشن تشکر کے سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ ریڈیو اور اخبارات نے اس خطاب کی خوب تشہیر کی۔ مسٹر ایڈورڈ مور ٹیمر ایڈیٹر فنانشل ٹائمز نے اس تقریب کی صدارت کی۔ تقریب کے آغاز میں مولانا لئیق احمد صاحب طاہر نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ مسٹر خالد خان نے پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ مسٹر آفتاب احمد خان احمدیہ جماعت یو۔کے کے امیر نے اپنے تعارفی ریمارکس میں حاضرین کو خوش آمدید کہا اور انہیں بتایا کہ یو۔کے میں احمدیہ جماعت ایک بہت پرانی جماعت ہے۔ آپ نے جماعت کی کارکردگی کے متعلق اجمال سے بات کی اور اس ضمن میں حضرت امام جماعت (الثانی) کے ۱۹۲۴ء میں ویمبلے میں دئیے گئے لیکچر کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ نے حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ اسوقت احمدیہ جماعت دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں قائم ہے اور یہ خطاب جو ابھی حضور انور فرمائیں گے جشن تشکر کی تقریبات میں سے ایک تقریب کی حیثیت رکھتا ہے۔

محترم امیر صاحب نے حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ قرآن مجید کی منتخب آیات کے ۱۰۰ سے زیادہ زبانوں کے ترجمے شائع کر کے دنیا بھر میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

آپ کے بعد مسٹر ایڈورڈ مور ٹیمر جو اس تقریب کی صدارت کر رہے تھے نے حضرت امام جماعت (الرابع) کا تعارف کروایا اور اس بات پر فخر کا اظہار کیا کہ وہ ایسی اہم شخصیت کے خطاب کی صدارت کرنے کا اعزاز پا رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا پیغام امن اور بردباری کے حصول کیلئے ہے۔ حضور کی زندگی کے بعض نمایاں واقعات کے ذکر کے ساتھ آپ نے حضور کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" کا بھی ذکر کیا اور اس کے بعد حضور سے حاضرین کو خطاب کرنے کی درخواست کی۔

حضور انور نے اپنا تاریخی خطاب ۳ بجے شروع کیا۔ ہال میں انتہائی خاموشی کا سماں تھا آپ نے فرمایا کہ امن کا دنیا کو میسر نہ آنا ہی وہ بات ہے جس سے دنیا کے لوگ بے چین ہیں اور انتہائی مشکلات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ نے دینِ حق کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ موجودالوقت مسائل کا کیا حل ہے۔

اپنے خطاب کو آپ نے چار حصوں میں تقسیم فرمایا۔ عالمی امن، معاشرتی امن، قومی سطح پر امن اور اقتصادی امن۔ حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ ثابت کیا کہ یہ تعلیم انتہائی بردباری اور امن کی تعلیم ہے۔ اور تمام مذاہب کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں تک امن کی تعلیم کا تعلق ہے چونکہ ہر مذہب امن ہی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لئے کسی مذہب کو دوسرے مذہب پر برتری حاصل نہیں۔ جہاں تک قانون ہتک عزت کا سوال ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید اور سنت میں سے کوئی ایسی بات نہیں ملتی۔ کہ جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہتک عزت کرنے والے شخص کو سزا دی ہو۔ اور نہ ہی حضور نے کسی اور کو یہ حق تفویض فرمایا کہ وہ کسی ایسی سزا کا اجراء کرے۔

حضور نے اجمالی طور پر مرد اور عورت کے درمیان امتیازی سلوک کا بھی ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ تمام مرد اور عورتیں ایک جیسے حقوق رکھتے ہیں۔ کوئی سیاہ فام سفید فام سے برتر نہیں ہے اور کوئی سفید فام کسی سیاہ فام سے برتر نہیں ہے۔ بنیادی اصول جو دینِ حق نے پیش کیا ہے۔ اور جس کا تعلق حکومت اور اسکی رعایا سے ہے یہ ہے کہ حکومت ملکی سطح پر اس بات کی ذمہ دار ہے کہ اپنی رعایا کی بہبود کا خیال رکھے۔ عالمی سطح پر امیر ملکوں کا یہ فرض ہے کہ وہ غریب ملکوں کی اس طرح مدد کریں کہ اس مدد میں ان کا اپنا ذاتی مفاد شامل نہ ہو بلکہ کوشش یہ کی جائے کہ غریب ملک اقتصادی طور پر خود کفیل ہو جائیں۔

حضور کا خطاب چار بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا اور اسکے بعد پارلیمنٹ کے دو ممبروں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حضور کے خطاب کو نہایت عالمانہ اور مفید بیان کیا۔ ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے تمام حاضرین کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ سوال و جواب کی محفل میں حضور نے ۴ سوالوں کے جواب دیئے اور اس طرح یہ تقریب پانچ بجے اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد حاضرین نے احمدیہ جماعت کی لگائی ہوئی نمائش دیکھی اور ہلکی پھلکی ریفریشمنٹ سے بھی لطف اندوز ہوئے۔

تلقینِ عمل

جماعت میں بیداری

حضرت فضل عمر نے فرمایا:

جماعت میں بیداری پیدا کرو۔ انہیں دینی اور مذہبی مسائل سکھاؤ انہیں دوسروں کے خیالات کو پڑھنے دو اور اگر وہ خود نہیں پڑھتے تو خود انہیں پڑھ کر سناؤ۔ اور پھر ان کے ہر اعتراض کا انہیں جواب بتاؤ۔ مگر بالعموم ایک غلطی یہ کی جاتی ہے کہ اپنے جواب کو تو مضبوط رنگ میں بیان کیا جاتا ہے اور دوسروں کے اعتراض کو بودا کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب لوگ اصل اعتراض کو دیکھتے ہیں تو خیال کر لیتے ہیں کہ ہمارے لوگ بھی جھوٹ بول لیتے ہیں۔ یہ طریق بالکل غلط ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ مخالف کی دلیل کو پوری مضبوطی سے بیان کرو اور اس کا کوئی پہلو بھی ترک نہ کرو تا اپنے یا بیگانے یہ نہ کہہ سکیں کہ اعتراض کے ایک حصے کو تو لے لیا گیا ہے اور دوسرے حصے کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

میں ایک دفعہ لاہور گیا اور وہاں "مذہب کی ضرورت" پر میں نے ایک تقریر کی ابتدائے تقریر میں میں نے بیان کیا کہ مذہب پر آج کل کیا کیا حملے کئے جا رہے ہیں اور کون کون سے اعتراضات کئے جاتے ہیں جن کی رُو سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ دنیا کو مذہب کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد میں نے ان تمام اعتراضات کے جوابات دیئے اسی دن شام کو یا دوسرے دن ایک ایم۔اے کا غیر از جماعت سٹوڈنٹ مجھے ملنے کے لئے آیا اور کہنے لگا میں نے کل آپ کی تقریر سنی ہے آپ نے جو اعتراضات بیان کئے تھے، وہ تو اتنے زبردست تھے کہ میں نے سمجھا کہ جتنے اعتراض مذہب پر کئے جاتے ہیں وہ سب کے سب بیان کر دیئے گئے ہیں مگر آپ کے جوابات سے میری پوری تشفی نہیں ہوئی۔ میں نے اس سے کہا کہ اپنی تشفی کو سر دست رہنے دو۔ مگر یہ بتاؤ کہ کوئی اعتراض میں نے چھپایا تو نہیں۔ کہنے لگا ہم نے تو جسقدر اعتراضات مذہب کے متعلق سنے ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب آپ نے بیان کر دیئے ہیں۔ میں نے کہا کہ خیر جواب کسی اور وقت سمجھ آجائیں گے۔ تو مخالف کے دلائل کو پورے طور پر بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً کفارے کا مسئلہ ہے اسے جس رنگ میں ہمارے علماء کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ آج کل عیسائی کفارے کو اس طریق پر پیش نہیں کرتے۔ بلکہ انہوں نے آہستہ آہستہ اسے ایک فلسفیانہ مضمون بنایا ہے۔ اسی طرح تناسخ کا مسئلہ بیان کرتے وقت عام طور پر سنی سنائی باتیں بیان کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ جس رنگ میں آج کل تناسخ کا مسئلہ پیش کیا جاتا ہے۔ وہ بالکل اور ہے۔ اسی طرح شرک کے مسئلے کو فلسفیانہ رنگ دے دیا گیا ہے۔ مثلاً فلسفی دماغ والے بت پرست آج کل یہ نہیں کہتے کہ ہم بت کو سجدہ کرتے ہیں بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ قائم رکھنے کے لئے بت کی طرف اپنا منہ کرتے ہیں اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ یہ بت خدا کی بعض صفات کے قائمقام ہیں۔ اب اگر شرک کا مسئلہ صرف اس رنگ میں بیان کر دیا جائے کہ بعض لوگ خدا کی بجائے بتوں کی پرستش کرتے ہیں تو اس سے بت پرستوں کی پوری تسلی نہیں ہو سکتی۔ پس مخالفین کے اعتراضات کو کھول کھول کر بیان کرنا چاہیئے۔ اور ان کے اعتراض کی کسی شق کو چھپانا

باقی صفحہ ۶ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

ہارٹلے پول میں شجر کاری

ہمارے انگلستان کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ دسمبر میں ہارٹلے پول (HARTLEPOOL) میں شجر کاری کا دن منایا گیا۔ لوکل کونسل سے ۵۰ پونڈ کے پودے خریدے گئے اور اس شجر کاری کے لئے سیمنٹ کی بنی ہوئی ایک پلیٹ نصب کی گئی اس موقع پر مسٹر طاہر سلبی جو علاقائی مربی برائے یارک شائر ہیں نے احمدیہ جماعت کے متعلق ایک مختصر سی تقریر بھی کی۔ جس کے بعد کونسلرز مسز بواگ (BOAGG) مسٹر ڈائل (DOYLE) اور مسٹر گرین ہے (GREEN HAIH) جو پارک منیجر ہیں کو ملکی ریفرشیمنٹ پیش کی گئی یہ ریفریشمنٹ ڈاکٹر حمید اللہ خان صاحب کے مکان پر پیش کی گئی۔ مسٹر طاہر سلبی انگریز ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے انہوں نے دینی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔

یاسر عرفات کا لبنان سے معاہدہ؟

بیروت سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات نے گذشتہ سوموار (۹ اپریل) کے روز کہا کہ وہ لبنان کے ساتھ ایک نیا معاہدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ وہ اپنے مسلح گوریلوں کی وہاں مناسب تنظیم کر سکیں انہوں نے کہا کہ لبنان کے ساتھ ہمارے جتنے بھی مسائل تھے وہ حل ہو چکے ہیں اور اب ہم ایک دوسرے کے نہایت گہرے دوست ہیں۔ بلکہ ہماری دوستی ان کے ساتھ بھی قائم ہو چکی ہے جنہوں نے ہمارے خلاف جنگ کی تھی۔ ان کا مطلب لبنان کی عمل فوج سے تھا جس نے تنظیم آزادی فلسطین کے ساتھ فلسطینی مہاجروں کے کیمپوں کو اپنے قبضے میں لانے کے لئے تین سال تک جنگ کی تھی۔ مسٹر عرفات کا بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ان کا گروہ لبنان میں ایک بڑی فوجی طاقت کی صورت میں ابھرا ہے۔ جنوری میں اس تنظیم نے شیعہ گروہوں کے جھگڑے کو نمٹانے کی کوشش کی تھی اور اب انہوں نے مشرقی بیروت میں عیسائی گروہوں کے جھگڑے کو نمٹانے کے لئے ایک وفد بھیجا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے لبنان کے ساتھ بُرے دن دیکھے ہیں۔ یاسر عرفات نے لبنان سے ایک ایسا معاہدہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ جو لبنان میں فلسطینی فوجی گروہ کی موجودگی سے متعلق ہوگا۔ وہ صدر الیاس ہراوی کے ساتھ گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں لیکن اس بات کا انتظار ہے کہ ہراوی کی حکومت کسی قدر مزید مستحکم ہو لے۔

عرب لیگ نے اسرائیل سے تجارت پر پابندی لگانے کے لئے ۳۱ کمپنیوں کا نام لیا ہے جو ۲۱ عرب ممالک میں کام کر رہی ہیں۔ کیونکہ اسرائیل کے ساتھ ان کے تعلقات برقرار ہیں۔ ان میں سے تیرہ فرمیں تو سپین کی ہیں چھ کینیڈا کی چار امریکہ کی اور چار ہندوستان کی تین سائپرس کی ہیں اور ایک ویسٹ جرمنی کی اور ایک ایک یونان ہانگ کانگ تائیوان اور نیوزی لینڈ کی ہیں۔ اس طرح عرب لیگ نے ۷۳ کمپنیوں سے اس لئے پابندی واپس لے لی ہے کہ انہوں نے اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔

مشرقی یورپ (امریکی کیا کہتے ہیں)

اگرچہ امریکہ کے لوگ اس بات کے متعلق شک و شبہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ یورپ میں جو تبدیلیاں آرہی ہیں۔ وہ مستقل نوعیت کی ہیں یا عارضی ثابت ہوں گی۔ لیکن جہاں تک مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کا سوال ہے۔ ہر تین امریکیوں میں سے دو اسکی حمایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات سے ہرگز خوفزدہ نہیں ہیں کہ متحدہ جرمنی یورپ کے امن کے لئے خطرے کا باعث بن سکے گا۔ اگرچہ اعداد و شمار جمع کرنے والے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ امریکہ میں کسی حد تک اس بات پر تشویش پائی جاتی ہے کہ اقتصادی طور پر جرمنی کے اتحاد کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ ہر دس امریکیوں میں سے چار نے یہ کہا کہ جرمنی متحد ہو کر یورپ پر اپنی اقتصادی برتری حاصل کر لے گا۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ امریکی اس بات کے حق میں ہیں کہ مشرقی یورپ اور لاطینی امریکہ جہاں تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں اور جمہوریت کی طرف اقدامات کئے جا رہے ہیں کو معاشی مدد دینی چاہیے ۱۹۷۱ء سے لے کر اب تک جو اندازے لگائے گئے ہیں۔ ان میں ایک اور تین کی نسبت سے لوگ دیگر ممالک کی مدد کی مخالفت کرتے رہے ہیں لیکن اب ایسے لگتا ہے کہ نصف اس طرف ہیں اور نصف اس طرف۔ امریکی اس بات سے اب مطمئن معلوم ہوتے ہیں کہ مشرق اور مغرب کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ ۷۵ فیصد امریکیوں کا خیال ہے کہ سرد جنگ یا تو ختم ہو چکی ہے۔ یا اب ختم ہونے کے قریب ہے۔ جبکہ ۳۹ فیصد لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ابھی تک جاری ہے۔ ۵۱ فیصد امریکی یہ چاہتے ہیں کہ یورپ میں ان کی فوجوں کی تعداد یا تو بڑھائی جائے یا کم از کم جتنی اب ہے وہ ضرور قائم رہے ۲۹ فیصد ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ فوج کی تعداد کم ہونی چاہیئے اور ۱۰ فیصد ایسے بھی ہیں جو چاہتے ہیں یورپ میں امریکی فوج نہیں ہونی چاہیے۔ جب عام طور پر لوگوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جو تبدیلیاں اب روس اور مشرقی یورپ میں آرہی ہیں وہ یقیناً منتقل ہوں گی۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ان تبدیلیوں نے توان کے پاؤں کے نیچے سے زمین سرکا دی ہے یہ کیسے ہو گیا کہ اتنی جلدی دیوار بھی گر گئی اور پھر اسکے معاً بعد اسلحہ کی کمی کی باتیں اور دونوں جرمنی کے اتحاد کی باتیں شروع ہو گئیں۔ عام طور پر امریکی جارج بش کی صدارت کو بہتر سمجھتے ہیں۔ ۷۲ فیصد نے کہا کہ وہ جسطرح صدارت کا کام نبھا رہے ہیں ہم اس سے مطمئن ہیں۔ البتہ اس سے پہلے جب اعداد و شمار اکٹھے کئے گئے تھے۔ تو ۷۶ فیصد نے بش کے کام سے اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ کچھ کمی تو ضرور ہوئی ہے لیکن یہ کمی اپنی ذات میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ صدر میخائل گورباچوف کے متعلق بھی لوگوں کے اچھے خیالات ہیں۔

۸۰ فیصد نے کہا ہے کہ وہ اسے خاصا اچھا کامیاب انسان سمجھتے ہیں صرف ۹ فیصد نے اسکے خلاف خیالات کا اظہار کیا۔ باقی لوگوں نے کہا کہ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ ہم اسکے متعلق کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ لتھوانیہ کے متعلق جن خیالات کا اظہار گورباچوف کی طرف سے ہو رہا ہے۔ انہوں نے اس کی قبولیت پر کوئی اثر ڈالا ہو۔

امریکی سفارت کار

گذشتہ دنوں امریکہ نے عراق کے ایک سفارت کار کو ملک سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔ اس کے جواب میں عراق نے بھی امریکہ کے ایک سفارت کار جو امریکی سفارت خانے میں سیکنڈ سیکرٹری اور جن کا نام نر کلڈی وائٹ ہے کو نکل جانے کا حکم دیا۔ اس اثناء میں امریکہ سے ایک تجارتی وفد جو ہوائی جہازوں کے معاہدے کے سلسلے میں عراق جانے والا تھا۔ اس کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ عراق نے اسرائیل کو دھمکی دی ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف کیمیاوی ہتھیار استعمال کرے گا۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ اس بات کے مزید شواہد ملے ہیں کہ بغداد نیوکلیئر اسلحہ تیار کر رہا ہے۔ چنانچہ اس کے پیش نظر امریکہ اور عراق کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔

اگرچہ امریکی سفارت خانے نے تو اپنے کسی سفارت کار کا عراق چھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن ایک ایشیائی سفارت کار نے اس بات کی توثیق کی ہے کہ واقعی امریکی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کو ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اور وہ واپس امریکہ چلا گیا ہے۔

ہاتھی کی حفاظت

گذشتہ روز پیرس میں ۱۷ امیر ملکوں نے ایک کانفرنس میں اس یقین کا اظہار کیا کہ افریقہ کی معاشی حالت میں ہاتھی ایک بنیادی کردار ادا کرتا ہے لیکن دو کے علاوہ کسی نے فنڈز مہیا کرنے کی حامی نہیں بھری یہ دو جنہوں نے فنڈز دینے کا وعدہ کیا ہے امریکہ اور فرانس ہیں۔ امریکہ کے نمائندے نے کہا کہ امریکی کانگریس کے فیصلے کی تو ضرورت ہوگی لیکن ہم ۲½ ملین ڈالر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا دعدہ کرتے ہیں اور فرانس کے نمائندے نے ۵ ملین فرانک جو کہ ۸ لاکھ ۸۷ ہزار ڈالر ہوتے ہیں۔ دینے کا دعدہ کیا یہ رقم اس رقم کے علاوہ ہے جو افریقی قومی پارکوں کو پہلے ہی دی جا رہی ہے۔ ان کے علاوہ جاپان، کینیڈا، سکنڈے نیویا کے ممالک اور یورپین اکنامک کمیونٹی کے ۱۲ ممالک نے نہایت احتیاط برتی۔ بعض نے پہلے ہی جو رقوم دی جا رہی ہیں۔ ان کا حوالہ دیا انہوں نے کہا کہ بعض ایسوسی ایشنز ایسی ہیں۔ جو لاکھوں لاکھ ڈالر اکٹھا کرتی ہیں اور حکومتیں یہ بھی نہیں کہہ سکتیں کہ انہیں اس صورت میں کیا کچھ دینا چاہئے۔ ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ کے ایک رکن نے کہا وہ اس صورت سے نہایت مایوس ہوئے ہیں۔ ایک افریقی ماہر نے اندازہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ پانچ سال میں ۵۰ کروڑ ڈالر کی ضرورت ہوگی تاکہ ہاتھیوں کے گروہوں کو حفاظت دی جا سکے۔ گزشتہ اکتوبر میں انٹرنیشنل ٹریڈ آن انڈینجرڈ سپیشیز (INTERNATIONAL ENDANGERED SPECIES) یعنی وہ جانور جن کی بقاء خطرے میں ہے ان کے متعلق عالمی تجارت کی کنونشن نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہاتھی دانت کی تجارت پر دنیا بھر میں پابندی لگا دی جائے۔ کینیا کے وائلڈ لائف ڈائریکٹر "رچرڈ لی کے" نے کہا ہے وہ فنڈز اکٹھا کرنے کے لئے سب سے پہلے پیرس جائیں گے۔ اس کانفرنس میں افریقی ممالک پر بھی زور دیا گیا کہ وہ ہاتھیوں کی حفاظت کے لئے خصوصی پروگرام بنائیں اور اس طرح ایک پروگرام کے ماتحت اراکین سے فنڈز کا مطالبہ کریں کینیا اور تنزانیہ نے جو اندازہ پیش کیا ہے اگلے دس سال کے لئے انہیں ایک سو ملین یعنی ۱۰ کروڑ ڈالر کی ضرورت ہوگی

پرچوں کے ڈیکلریشن

پنجاب کے پبلک ریلیشنز کے ڈائریکٹر جنرل نے پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈی ننس کی سختی کو اس طرح نرم کر دیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس اخبارات کے ڈیکلاریشنز ہیں اور وہ ڈمی نکالنے پر مجبور ہیں اب انہیں اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ ڈمی نکال کر اپنے ڈیکلاریشن کو قائم رکھیں۔ ایک گشتی مراسلے میں پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ ناشرین کو اس بات کی سہولت دیں کہ اگر وہ ڈمی پرچہ نہ نکالنا چاہیں تو تحریری طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس بات سے آگاہ کر دیں۔ جب بھی وہ اس پوزیشن میں ہوں کہ پرچہ نکالیں۔ مکمل حجم کا۔ تو وہ پرچہ نکالنا شروع کر دیں گے۔ اس عرصے میں ان کا ڈیکلاریشن محفوظ رہے گا اور یہ نہیں کہا جائے گا۔ کہ چونکہ وقفہ پڑ گیا ہے۔ اس لئے ڈیکلاریشن منسوخ ہو گیا ہے۔

فلپائن سے چرایا ہوا روپیہ

فلپائن کے سابق صدر فرڈیننڈ مارکوس کی فیملی نے سوئٹزرلینڈ کی سب سے بڑی عدالت میں اپیل دائر کی ہے کہ ان کا روپیہ جو اس ملک کے بینکوں میں جمع ہے وہ فلپائن کو واپس نہ کیا جائے یہ اپیل سابق صدر کی بیوی امیلڈا اور صدر کے دیگر وارثوں نے کی ہے۔ کل رقم تقریباً ۲۲ کروڑ ڈالر ہے۔ ہائی کورٹ کو اب یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ نیویارک کے اس فیصلے کو کہ مارکوس کا روپیہ فلپائن بھیج دیا جائے یا اسے روک لیا جائے قبل اسکے کہ فلپائن کی عدالت امیلڈا مارکوس یا اسکے ساتھیوں کو مجرم قرار دے۔ نیویارک کے پروسیکیوٹر نے کہا ہے کہ اس فیصلے میں کئی مہینے لگ سکتے ہیں۔ اسی طرح کی اپیلوں پر گیارہ کروڑ ڈالر کی رقم رکی جا چکی ہے جو کہ سوئٹزرلینڈ اور جنیوا کی عدالتوں نے واپس کرنے کا حکم دیا تھا۔ منیلا کی حکومت کو کی ایک سو ارب ڈالر مارکوس کی فیملی سے ہرجانے کے طور پر لینا چاہتی ہے۔ الزام یہ ہے کہ اس فیملی نے قومی دولت کو لوٹا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں مارکوس کی دولت کا اندازہ ۶۰ کروڑ ڈالر لگایا گیا ہے۔ اور منیلا کی حکومت گزشتہ سات سال سے اس کوشش میں ہے کہ یہ رقم واپس فلپائن کو ملنی چاہیے۔ اب تک سوئٹزرلینڈ نے صرف ۳۰ لاکھ ڈالر واپس کئے ہیں۔ قارئین کو یاد ہوگا۔ کہ مارکوس اور اسکی بیوی فلپائن چھوڑ کر ہوائی میں سکونت پذیر ہو گئے تھے یہ ۱۹۸۶ء کی بات ہے۔ گزشتہ ستمبر میں مارکوس فوت ہو گئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نیویارک کے حکام امریکہ کو اس سلسلے میں کوئی کاغذات دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ امریکہ نے امیلڈا مارکوس پر غیر قانونی طور پر روپیہ بنانے کا الزام لگایا ہوا ہے۔

عرب کوآپریشن کونسل

گزشتہ جمعرات کے روز (۵ اپریل) اردن کے دارالخلافہ عمان میں مصر، اردن، شمالی یمن اور عراق نے ایک میٹنگ کے بعد اعلان کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ کو نیوکلیر اسلحہ سے پاک رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاروں نے اس معاہدے پر دستخط کئے ہوئے ہیں جس کی رو سے اسلحہ کا مزید پھیلاؤ رکنا چاہیے۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ میں نیوکلیر اسلحہ پر پابندی لگائی جائے۔ یہ چاروں ملک عرب کوآپریشن کونسل کے ممبر ہیں جو عام حالات میں ایک اقتصادی اتحاد ہے۔ انہوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ اسرائیل پر زور دیں کہ وہ عالمی قوانین کی پابندی کرے اور جس طرح کہ یہ عالمی خواہش ہے نیوکلیر اسلحہ کو تباہ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں تمام کارروائی متوازن ہونی چاہیے ہر قسم کے تباہ کن ہتھیار وہ نیوکلیر ہوں کیمیاوی یا بائیولاجیکل ہوں ان کا استعمال یکسر بند ہونا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلسل کیمیاوی ہتھیاروں کے استعمال کی دھمکی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہمیں بھی اپنی حفاظت کے سامان کرنے چاہیں۔ اسی اثنا میں عرب لیگ نے اسرائیل کو تنبیہ کی ہے کہ اگر یہودی ریاست نے عراق پر حملہ کیا تو اس حملے کو لیگ کے ۲۲ ممبر ممالک پر حملہ سمجھا جائے گا۔ ٹیونس میں لیگ کونسل کی میٹنگ کے دوران اسرائیل کو یا اس کی ہر ہم خیال پارٹی کو بھی تنبیہ کی گئی کہ وہ عراق پر حملہ کرنے کا خیال دل سے نکال دے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اگر عراق نے کیمیاوی اسلحہ تیار کرنا بند نہ کیا تو اسرائیل کسی وقت بھی عراق پر حملہ کر کے اس کی فیکٹریوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور اگر ایسا ہوا تو یہ تاریخ کا نہایت تشویش ناک لمحہ ہوگا۔ جہاں تک شام کا تعلق ہے۔ اس نے بھی عراق کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ہم سب کے مفاد میں ہے کہ عرب ممالک کا اتحاد قائم رہے اور چھوٹی موٹی باتوں سے اس میں کسی قسم کا رخنہ نہ پڑے۔ حافظ الاسد نے کہا ہے کہ اگر عراق پر حملہ ہوا تو ہم بھی اسے اپنے ملک پر حملہ سمجھیں گے۔

بچّوں کو تلقین کیجے کہ جُمعہ کی نماز کے بعد سُنتیں پڑھ کر بیت الحمد سے باہر نکلا کریں۔

ابنِ بطوطہ کے سفر

ابن بطوطہ تقریباً سات سو سال پہلے شمالی افریقہ تینجئیس کے مقام پر پیدا ہوا تھا جو ۲۱ برس کی عمر میں دنیا کے سفر پر نکل کھڑا ہوا اور شمالی افریقہ دیکھتا ہوا قاہرہ پہنچا۔ وہاں سے وہ حج کرنے کیلئے مکہ گیا۔ اس کے بعد اُس نے شام، عراق، ایران، مشرقی افریقہ، عمان، ایشیائے کوچک، ترکی، سمرقند، بخارا، افغانستان، ہندوستان، مالدیپ، لنکا، جاوا اور سماٹرا کے سفر اختیار کئے۔ اس کے سفر کا کوئی خاص مقصد نہیں تھا۔ نہ وہ کوئی منصوبے بنا کر چلتا تھا۔ وہ بس دنیا دیکھنا چاہتا تھا اور اس نے اچھی طرح دنیا دیکھی۔ ابن بطوطہ ۲۴ سال کے بعد گھر پہنچا اور اس کے بعد جلد ہی وہ دوبارہ دنیا کو دیکھنے کے لئے نکل کھڑا ہوا اور اس مرتبہ سپین گیا واپس آکر اس نے افریقہ کے صحرائے اعظم کی سیر کی۔ مرنے سے پہلے اس نے اپنا سفر نامہ لکھا۔ شروع شروع میں اس کے کچھ حصے ملے مگر بعد میں الجزائر میں اس کی پوری کتاب مل گئی۔ ابن بطوطہ نے جو کچھ دیکھا پوری دیانتداری سے لکھ دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

عابدہ شگفتہ

مکرم مرزا بشیر احمد صاحب

اس جہانِ فانی سے ہر ایک کو سفرِ آخرت پر روانہ ہوتا ہے۔ ہر ذی نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ہر ایک کو خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

اسی قانونِ قدرت کے تحت پیارے ابا جان مرزا بشیر احمد صاحب ۱۹ جنوری ۱۹۹۰ء کو اس جہانِ فانی کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر خدائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے (یقیناً ہم اللہ ہی کے ہیں اور اس کی طرف لوٹنے والے ہیں) ابا جان بے شمار صفاتِ حسنہ کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان میں بہت سی خوبیاں ودیعت کی تھیں۔ پنجوقتہ نماز کے علاوہ نمازِ تہجد باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ صبح سویرے قرآن مجید کی تلاوت خوش الحانی سے کرتے۔ صبح دو مرتبہ تلاوت کرتے تھے۔ ایک دفعہ نمازِ تہجد کے بعد اور پھر نمازِ فجر کے بعد صبح جب آنکھ کھلتی تو آپ کی تلاوت کی پیاری اور شیریں آواز کانوں میں رس گھولتی جس سے اب ہم ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہیں۔ ہمیشہ باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ چاہے کتنا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو۔ آپ نے اس معاملے میں دوکان یا کسی اور کام کی پرواہ بالکل نہیں کی۔ صبح سویرے اٹھنے کے عادی تھے اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے۔ طبیعت کے انتہائی سادہ تھے۔ سادگی اور صفائی ستھرائی کا اعلیٰ مرقع تھے۔ نمود و نمائش اور آسائش و زیبائش سے کوسوں دور لیکن ان سب کے باوجود مردانہ وجاہت کا اعلیٰ نمونہ تھے آپ نے کبھی دنیاوی چاہتوں یا آرام و آسائش کی خواہش نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں مست رہنے والے درویش منش انسان تھے۔ تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے تھے۔ دنیا یا دنیا والوں کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ آپ دیکھنے میں سیدھے سادے انسان لگتے لیکن جب کبھی دینی و دنیاوی موضوع پر گفتگو کرتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے ہر قسم کی معلومات کا بحرِ زخار آپ کے پاس ہے شرم و حیا آپ کی طبیعت کا نمایاں وصف تھا ہم بچوں کی پٹائی تو درکنار کبھی ڈانٹا اور جھڑکا بھی نہیں تھا۔ لیکن بارعب اتنے تھے کہ جب گھر آتے تو ہم میں سے کوئی اونچی آواز سے نہ بولتا کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کیا۔ ہر ایک سے خوش اخلاقی، خندہ پیشانی اور پیار محبت سے ملتے۔ میرے کانوں میں آج بھی ان کی سلامتی کی دعا کی وہ بلند آواز گونجتی ہے جو آپ راستے میں اور اپنے کسی دوست یا واقف کار کو دیکھ کر دیا کرتے۔ کبھی کسی سے کسی قسم کا شکوہ شکایت نہیں کسی کی غیبت نہیں کی انتہائی بے ضرر انسان تھے کبھی بدظنی نہ کی۔ طمع لالچ، حرص، تصنع، بناوٹ، بددیانتی۔ اس قسم کی بری عادات سے کلیۃً پاک تھے۔ صبر و برداشت کا پہاڑ معلوم ہوتے۔ کسی دکھ تکلیف پر آہ و زاری نہیں کی۔ ہمیشہ اپنے رب پر توکل کیا اور اس کی رضا کی راہوں پر چلے۔ آپ کو یقین کامل تھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہر بری گھڑی کو ساعتِ سعد میں بدلنے والی ہے۔ سترہ دن کی شدید بیماری کو بڑے حوصلے اور صبر سے برداشت کیا۔ آخر دم تک ہوش میں رہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے دین کی راہ میں اس کے واسطے مال و اسباب لٹانے کی توفیق عطا فرمائی ۱۹۷۴ء کے خوں ریز ہنگاموں میں دشمنوں نے ہمارا گھر (سامان سمیت) نذرِ آتش کر دیا۔ لیکن آپ نے یہ سب دین کی خاطر۔ احمدیت کی خاطر اور امام سے کئے گئے عہد کے مطابق رضائے الٰہی سمجھا۔ مگر ایمان کے معاملے میں آپ کے قدم نہ ڈگمگائے اور آپ نے اپنے ایمان کی خوب حفاظت کی راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگتے۔ آپ کو خدا تعالیٰ پر یقین کامل تھا اور اس سے ہی ہمیشہ مدد مانگی۔ مرض الموت میں ایک نیم حکیم نے پیغام بھیجا کہ مجھ سے علاج کروائیں۔ میری دو ہی پڑیوں سے شفاء حاصل ہو گی۔ آپ نے اس کا پیغام سننے کے بعد سختی سے انکار کر دیا اور ایک سبق آموز واقعہ سنانے کے بعد کہا کہ اس شخص نے بھی اپنے دعویٰ میں خدا تعالیٰ کا نام نہیں لیا اور اس کی رحمت اور رضا، کو چھوڑ کر اپنی دو پڑیوں کو سب کچھ سمجھا ہے اس لئے اس سے دوائی لینے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو آرام آ جائے گا۔ بچوں اور بہن بھائیوں کو جمع کر کے باجماعت نماز کا اہتمام کرتے اور امامت کرواتے مقصد یہ ہوتا کہ کہنے کی بجائے عمل کے ذریعہ تربیت کی جائے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے حلقہ ناصر آباد کے قیام کے بعد اس کے اہم دینی و انتظامی امور میں نمایاں طور پر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور تقریباً بارہ (۱۲) سال تک سیکرٹری مال کے فرائض نہایت احسن طریق پر انجام دیئے۔ آپ نے اس ذمہ داری کو بڑی فرض شناسی سے انجام دیا۔ میں نے اکثر آپ کو رات گئے تک ہر کام سے بے نیاز اس ذمہ داری کی تکمیل میں کوشاں پایا۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ کی کتب اکثر زیرِ مطالعہ رہتیں۔ باقاعدگی سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی کیسٹس سنتے۔ چندوں کی ادائیگی میں بڑی باقاعدگی تھی اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے۔ حضرت امام کے ہر ارشاد پر لبیک کہا۔ غریبوں محتاجوں کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ حضرت امام کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے غریبوں کے گھر عید کے روز مٹھائی وغیرہ لیکر جاتے وسیع برداشت کے انسان تھے۔

کھانے پینے میں کبھی امتیاز نہ کیا جو کچھ ملا کھا لیا۔ اگر ہم میں سے کسی نے کھانا نہ کھانے کی ضد کی تو کبھی یہ نہیں ہوا کہ آپ نے ڈانٹا یا جھڑکا ہو اور سختی سے کھانے پر مجبور کیا ہو۔ بلکہ ہمیشہ پیار محبت سے نہایت احسن رنگ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کے بارے میں وضاحت کرتے اور اس کھانے کی اتنے اچھے انداز میں خصوصیات بیان کرتے کہ ہم خود بخود کھانے پر مجبور ہو جاتے۔ کھانا تیار ہونے میں دیر ہوتی تو خاموشی سے انتظار کرتے اور کبھی غصہ نہ آیا۔ کہ دیر کیوں ہوئی۔ کھانے کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوتی اور اختتام اس کی حمد اور تعریف سے کرتے۔ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے۔ ہمیشہ زبان پر اس عالی مرتبت خدائے دو جہاں کی حمد و تسبیح ہوتی۔ رات کو سوتے میں آنکھ کھلتی تو پیشتر اس کے کہ کوئی اور بات کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بلند آواز سے کرتے۔ اپنے والد محترم یعنی دادا جان سے ان کا پیار و محبت اور ادب و احترام کا سلوک مثالی تھا۔ ہمیشہ ان کے پاس بیٹھتے۔ کھانا بھی پاس بیٹھ کر کھاتے۔ ان کا دل بہلانے کی خاطر جماعتی رسالوں، اخباروں حضرت اقدس کی کتب اور دیگر کتب سے اقتباسات پڑھ کر سناتے، غرض کسی نہ کسی رنگ میں ان کی خدمت جاری رکھتے۔ آخری بیماری میں جب آپ کو ہاسپٹل لے کر گئے۔ اپنی شدید بیماری کی پرواہ کئے بغیر اس وقت بھی آپ کو اپنے والد محترم کے آرام کا خیال تھا۔ اور اس کی انہوں نے بار بار تلقین کی۔ ہر ایک سے آپ کا حسن سلوک مثالی تھا۔ انتہائی کم گو تھے۔ گھر میں بھی اشد ضرورت ہوتی تو بات کرتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ میں مہمان نوازی کی خوبی خوب اچھی طرح ودیعت کی تھی بے حد مہمان نواز تھے اور اس میں آپ کو خاص و عام کا خیال نہ ہوتا۔

جب آپ ساتویں جماعت میں تھے تو آپ کی والدہ محترمہ (دادی جان صاحبہ) انتقال کر گئیں۔ سب سے بڑے ہونے کے ناطے آپ نے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے سر پر دستِ شفقت رکھا اور اس ذمہ داری کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔

حضرت امام، خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بے حد لگاؤ تھا۔ وسیع حلقہ احباب رکھتے تھے اور ہر خاص و عام میں یکساں مقبول تھے۔ ہر شخص آپ کی اعلیٰ صفات کا مداح تھا اور ہے۔ اس بات کا اندازہ آپ کے جنازے کے وقت ہوا۔ جب لوگوں کا ایک جمِ غفیر موجود تھا اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔

غرض ابا جان بڑے نیک سیرت انسان تھے جن کی اعلیٰ سیرت و کردار کا مختصر سا جائزہ اوپر بیان کیا ہے لیکن اس کے باوجود ابھی بہت کچھ لکھنا رہ گیا ہے اور

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

الفضل کے صفحات کا بھی خیال ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں ابا جان کی بلندی درجات اور ہم سب کے صبرِ جمیل کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

بقیہ: صـ ۳ سے آگے

نہیں چاہیئے۔ اس غرض کے لئے میں نے اعلان کیا ہے کہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو ہر سال ایک ہفتہ ایسا منانا چاہیئے جس میں خدا تعالیٰ کی ہستی (اور دیگر مضامین) اور دیگر مسائل کے متعلق احمدیت کے عقائد کو دلائل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اور پھر بتایا جائے کہ ان اعتقادات پر مخالفین کی طرف سے یہ یہ اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اور ان اعتراضات کے یہ یہ جوابات ہیں۔ اس کے بعد لوگوں کا زبانی امتحان لیا جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ انہوں نے ان باتوں کو کہاں تک یاد رکھا ہے۔ چونکہ صرف ایک ہفتہ میں ان تمام مسائل کے متعلق جماعت کے دوستوں کو پوری واقفیت حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے ہر سال یہ طریق جاری رہنا چاہیئے۔ اور کبھی کوئی مسائل بیان کر دیئے جائیں اور کبھی کوئی۔ یہاں تک کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اتنا ہوشیار ہو جائے کہ اگر اسے کسی وقت مخالفین کی لائبریری میں بھی بٹھا دیا جائے تب بھی وہ وہاں سے فاتح ہو کر نکلے مفتوح اور مغلوب ہو کر نہ نکلے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۴۰ء)

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اگر موسم سرما آ گیا ہے تو یقین جانیئے کہ موسم بہار بھی کچھ بہت زیادہ دور نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہر جاوید

اپنی بات

ماہنامہ تخلیق کے ایڈیٹر اظہر جاوید "اپنی بات" میں کہتے ہیں (فروری سنہ ۱۹۹۰ء)

رسول کریمؐ کی بعثت کا زمانہ انسانیت کی معراج کا زمانہ تھا۔ ان کے وصال کے بہت بعد تک کا عرصہ تاریخی اور اسلامی حوالے سے عہد زریں کہا جا سکتا ہے۔ حضورؐ کے وصال کے کچھ ہی عرصے بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ صحابہ کرام میں بیٹھی تھیں کہ انہوں نے دور جاہلیت کے ایک شاعر کا شعر پڑھا۔ جس کا مفہوم تھا کہ میرے ارد گرد بُرے لوگ ہیں، زمانہ خراب ہے اور منافقت کا چلن عام ہے۔

حضرت عائشہ نے فرمایا۔ یہ شاعر اگر آج ہمارے زمانے میں ہوتا تو شاید یہ اس سے بھی شدید اظہار کرتا۔

اور اگر۔ وہ ہمارے زمانے میں ہوتے تو.....؟

کیسا وقت جا رہا ہے۔ مارا ماری لگی ہوئی ہے۔ آپا دھاپی کا عالم ہے۔ نہ کہیں قانون ہے نہ کوئی اصول ضابطہ رہ گیا مگر ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبار، مسجدوں کے لاؤڈ سپیکر اور جلسوں کے بھونپو چیخ چیخ کر اعلان فرما رہے ہیں کہ..... سب اچھا ہے۔ امن ہے۔ شانتی ہے..... اور چین ہی چین ہے۔ میرے ایسے جذباتی لوگ دو لفظ لکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ بہت تیر چلا لیا ہے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ہم جن کے لئے لکھتے ہیں چاہتے ہیں کہ جو لوگ ہماری فریاد سنیں، وہی بے خبر رہتے ہیں، بے خبر رہنا چاہتے ہیں کوئی شخص آپکی ساتھ والی نشست سے اُٹھ کر اختیار کی مسند پر بیٹھ جائے تو اس کا لہجہ، انداز اور رویہ، ہی بدل جاتا ہے۔ دنیا کی ساری عقل، دانائی، بصیرت اور سوجھ بوجھ اس کی پوروں پر تھرکنے لگتی ہے۔ اور مجھ ایسے سارے ساتھی ناکارہ، مجہول اور نامعقول لگنے لگتے ہیں۔

جن کے مفادات ایک ہیں، اُن کا آپس میں سمجھوتا ہے یا کوئی اگر انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے تو اس کے وہ تابع ہوں گے۔ ورنہ سیدھے سبھاؤ انہوں نے ایسا کوئی کام نہیں کرنا جس میں انسانیت علم و ادب اور معاشرے کی بھلائی ہو۔

جبر کا دور ٹلے اور نئی سحر کے پھول کھلے (اسی جملے ہی کی تو بار بار تکرار ہو رہی ہے) ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے لیکن کیا کہیں بھی کوئی واضح تبدیلی آئی ہے۔؟

بڑی باتوں کو چھوڑیں۔ کہ ان کے پیچھے درد بھی بڑے ہیں۔ عام سطح پر کیا ہوا ہے میں برسوں سے ادبی رسائل (صرف تخلیق نہیں) کے مسائل کی وکالت کر رہا ہوں اب جو "ہمارے اپنے" آئے ہیں، انہوں نے کیا کر لیا ہے۔

بلکہ۔ انگریزی محاورے کے مطابق گرے ہوئے ہاتھی پر ناچنے والے مکوڑوں کی طرح اب تو ہر محکمہ۔ جس کا کسی نہ کسی طرح ادبی رسائل سے تعلق ہے، انہیں باڑ پر رکھے ہوئے ہیں۔ ڈاک خانے والوں کو اچانک اپنے کوڈ اور قوانین یاد آ گئے ہیں اور نصف صدی سے چھپنے اور ڈاک سے تقسیم ہونے والے رسالوں اور ان کے متعلقین کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔

بالکل۔ اسی طرح جیسے پولیس کی موجودگی میں دن دیہاڑے ڈاکے پڑ رہے ہیں قتل ہو رہے ہیں عزتیں لٹ رہی ہیں۔ اس کا تو ذکر نہیں لیکن اگر کسی نے سُرخ بتی ہونے سے پہلے، زرد بتی پر چوک پار کر لیا تو چوک میں کھڑی پولیس کی پوری نفری میں زلزلہ آ جائے گا۔

اب ادبی رسائل پر (اور مشکلوں کے علاوہ) یہ قدغن بھی لگا دی گئی ہے کہ یہ دو ماہ کا اکٹھا پرچہ ڈاک سے نہیں بھیج سکتے۔

سو دوستو۔ ہم جیسے جیسے، جو جو جبر سہہ رہے ہیں، آپ بھی اس میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ جو شمارہ آپ تک پہنچ جائے، اسے نعمت سمجھیں اور ڈاک خانے کے صاحبان اختیار کو دعا دیں کہ یہ ان کے کرم کے بغیر ممکن ہی نہ ہوتا۔

بہت برس پہلے میں نے ایک بار "اپنی بات" لکھنے کا کھڑاگ چھوڑ دیا تھا کہ لفظوں کی بے حرمتی نہیں دیکھی جاتی۔ اب پھر وہی فیصلہ کیا ہے، چند دوستوں کی تعریف۔ توصیف اور تحسین سر آنکھوں پر۔ مگر بہروں کے جنگل میں کوئی کب تک چلاتے۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے لفظ میں تاثیر نہیں۔ میرا حرف اکسیر نہیں۔ پھر یہ ایک دو صفحے کیوں بے معنی باتوں میں ضائع کروں اور جب کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو تو خواہ مخواہ کڑھتا رہوں۔

دل جلانے کے اور وسیلے کیا کم ہیں۔؟

اطلاعات و اعلانات

حفظ قرآن کریم

خدا کے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد اکرم نے قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔ اس خوشی میں مدرسۃ الحفظ میں مورخہ ۲۲ مارچ ۹۰ء کو ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ بھی تشریف لائے اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اپنی نصائح سے نوازا اور دعا کرائی۔

قبل ازیں خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم احمد انور بھی قرآن کریم حفظ کر چکا ہے۔ یہ دونوں بچے مکرم قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ کے پوتے اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ کے نواسے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو خدمتِ قرآن کریم کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد انور قریشی مربی سلسلہ

ختم قرآن

عزیزہ لبنیٰ خالد بنت محترمہ شفقت شاکرہ صاحبہ نے چار سال گیارہ ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نور قرآن سے منور فرمائے اور بہت برکتوں سے نوازے۔ عزیزہ لبنیٰ خالد حافظ عطاء الحق صاحب کی نواسی اور ماسٹر نور محمد صاحب کی پوتی ہے۔

چُوڑیاں ہی چوڑیاں ہر جگہ لیکن آپ کے
ذوق اور معیار کی انتہا
حیدرآبادی چوڑیاں
سُوٹ کلر میچنگ
گفٹ سنٹر مین گولبازار، ربوہ

نمایاں کامیابی

عزیزہ صدیقہ مبارکہ بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ باجوہ صاحب نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں ۷۱۹/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے عزیزہ کے لئے مزید کامیابیاں حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ناظر تعلیم

اعلان برائے نیلام

صدر انجمن احمدیہ کی مندرجہ ذیل اشیاء بذریعہ نیلام قابل فروخت ہیں۔ جو احباب خریدنا چاہئیں۔ مورخہ ۶ مئی ۱۹۹۰ء کو بوقت آٹھ بجے صبح سٹور دفتر تعمیر میں تشریف لا کر موقع سے فائدہ اٹھائیں

میز لکڑی
کرسیاں
گیٹ لکڑی
جستی پیٹیاں
سائیکل
کھڑکیاں

(ناظم جائیداد)

تبدیلی نام

میں نے اپنی بچی شبیلہ لطیف کا نام تبدیل کر کے فریدہ لطیف رکھ دیا ہے۔ لہٰذا اب بچی کو فریدہ لطیف کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

لطیف احمد والد فریدہ لطیف
سابقہ شبیلہ لطیف
مکان نمبر ۱۱۵، محلہ ناصر آباد ربوہ

حبوبِ مُفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں قارئین انہیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۱۔	مکرم ملک منیر احمد خان فیڈرل بی ایریا کراچی	-/۲۰۰
۲۔	جماعت احمدیہ کراچی	-/۱۰۰
۳۔	مکرم طاہر احمد صاحب ہاشمی کراچی	-/۱۰۰
۴۔	" محمد اقبال صاحب بشریٰ حکمت دارالصدر شرقی ربوہ	-/۵۰
۵۔	محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بیوہ مسرت احمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ	-/۱۰۰
۶۔	والدین راج بی بی صاحبہ ہمشیرہ ظہور احمد صاحب ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ	-/۱۰۰
۷۔	مکرم منور قاسم صاحب دفتر دارالقضاء ربوہ	-/۱۰
۸۔	مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد لئیق صاحب ربوہ	-/۱۰۰
۹۔	محترمہ عطیہ طاہرہ صاحبہ شالامار ٹاؤن لاہور	-/۱۰۰
۱۰۔	مکرم ناصر محمود ملک صاحب محلہ احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا	-/۵۰
۱۱۔	مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ	-/۵۰
۱۲۔	" احسن خان صاحب کراچی	-/۲۰۰
۱۳۔	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ منیر احمد صاحب بٹ تتلے عالی گوجرانوالہ	-/۱۰۰
۱۴۔	مکرم ملک سعید احمد خان صاحب گلشن راوی لاہور	-/۱۰۰
۱۵۔	" محمود صاحب میرزی D-۹۷۹ سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی	-/۵۰۰
۱۶۔	محترمہ والدہ محمد رشید ہاشمی صاحب سید علی نواب واہ کینٹ	-/۱۰۰
۱۷۔	مکرم محبوب احمد لون صاحب الیکٹرک سٹور چونڈہ سیالکوٹ	-/۵۰
۱۸۔	محترمہ عابدہ شگفتہ صاحبہ ناصر آباد ربوہ	-/۷۵
۱۹۔	مکرم غلام نبی بن صاحب پنشنر بہاڈ لنگر	-/۱۰۰
۲۰۔	" زینت حسن صاحب ۶/۲۹۵، سرور روڈ لاہور کینٹ	-/۵۰
۲۱۔	" مرزا حفیظ الرحمٰن صاحب حلقہ محمود آباد کراچی	-/۲۰۰
۲۲۔	" ایم کے اے فاروقی صاحب نارتھ ناظم آباد کراچی ۳۳	-/۱۰۰
۲۳۔	" محمد افضل صاحب چیمہ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ	-/۱۰۰
۲۴۔	" محمد رمضان سہیل صاحب دارالبرکات ربوہ	-/۵۰
۲۵۔	" ناصر احمد صاحب صدر مجلس کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ	-/۱۰۰
۲۶۔	" عبدالعزیز صاحب سانگلہ ہل	-/۵۰
۲۷۔	" ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو ۱۹/۴، دارالرحمت وسطی ربوہ	-/۱۰۰
۲۸۔	" محمد الیاس صاحب منیر (اسیر راہ مولیٰ)	-/۱۰۰
۲۹۔	محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر شیخوپورہ	-/۵۰

مکان برائے فروخت
محلہ دارالفضل

کمرہ جات ۴ عدد۔ باورچی خانہ۔ لیٹرین، غسلخانہ، فلش، پانی میٹھا۔ رقبہ ایک کنال برلب سرگودھا روڈ۔
رابطہ: مقصود احمد چوہدری c/o فہیم احمد خاں
۳۹/۳ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ربوہ شہر میں معیاری انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
میڈیکوز کے میدان میں ایک حسین اضافہ
سیٹھی میڈیکوز
المہدی چوک۔ گولبازار ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ علامہ طاہر القادری نے الزام عائد کیا ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد کے سرکردہ رہنماؤں نے منظم سازش کے تحت اپنی مسلح ذیلی تنظیموں کے ذریعے ان پر قاتلانہ حملہ کروایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قتل کیا گیا تو اس اقدام کے مرتکب دھڑوں کا ایک رہنما بھی روئے زمین پر زندہ نہیں بچے گا۔

○ ڈسکہ سے پانچ کلومیٹر دور موضع دھیدووالی میں ڈاکوؤں نے بینک ڈکیتی کی کامیاب واردات کی۔ عوام کا گھیراؤ توڑنے کیلئے انہوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے تین افراد کو موقعہ پر ہلاک اور بارہ کو شدید زخمی کر دیا۔

غیر ملکی خبریں

○ دمشق میں مقیم لیبیا کے حمایت یافتہ پاپولر محاذ آزادئ فلسطین کے کمانڈر احمد جبرائیل نے یاسر عرفات کی امن پسند پالیسی کو پسپائی کی پالیسی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے ایک انچ زمین بھی آزاد نہیں ہو سکتی انہوں نے یاسر عرفات کی تنظیم سے کسی قسم کے تعاون کو خارج از امکان قرار دیا ہے۔

○ نیپال کے شاہ بریندرا نے اپوزیشن کو عبوری حکومت بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ حکومت کے ساتھ ہونے والے اس معاہدے کے تحت اپوزیشن اپنے کسی لیڈر کو اس حکومت کا سربراہ بنا سکے گی۔

○ ایران کے مذہبی لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے الزام لگایا ہے کہ روسی یہودیوں کی نقل مکانی کیلئے روس اور امریکہ نے خفیہ معاہدہ کر لیا ہے۔

○ اسرائیل نے فوجوں کی واپسی کے لئے عربوں سے بات چیت پر آمادگی ظاہر کر دی ہے اسرائیلی وزیر اعظم اسحاق شمیر نے حقیقی امن کے لئے دو طرفہ مذاکرات کی تجویز پیش کر دی ہے

خوشخبری

اہالیانِ ربوہ کی خدمت کے لئے پیش پیش

۱۔ اسد میڈیسنز، شاہد مارکیٹ غلہ منڈی سکن کلینک۔ ڈاکٹر مبین الحق مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔

۲۔ ڈینٹل ٹیکنیشن۔ رحمت بازار۔ ربوہ
مدثر احمد صاحب معائنہ کرتے ہیں۔
تسلی بخش علاج کے لئے خدمت کا موقع دیں۔

۳۔ ناصر فائن کلاتھ ہاؤس رحمت بازار۔ ربوہ
بازار سے بارعائت کپڑا خریدنے کیلئے تشریف لائیں

۴۔ جوبلی سٹور رحمت بازار۔ ربوہ
خورد و نوش کی اشیاء اعلیٰ قسم
دالیں، چائے، کھانڈ، سویاں، اچار، مربہ جات خریدنے کیلئے تشریف لائیں اور خدمت کا موقعہ دیں۔
کارکنان کے لئے خاص رعایت
اس خوشی کے موقع پر خصوصی رعایت
آپ کے خادم رانا داؤد احمد

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے
حب اٹھراء پیش کرنے والا مصروف خدمت
ادارہ
مشہور زمانہ دواخانہ (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴ ، ربوہ فون نمبر ۹۰۶
قلعہ کالروالا ، ملتان ، کراچی